عبدالستار گوندل

فریضہ حج حدیث کے آئینہ میں

حج کا لغوی معنیٰ ہے ارادہ کرنا اور شریعت میں اس سے مراد ہے مخصوص وقت میں بیت اللہ شریف کی زیارت اور دیگر احکام بجالانے کا قصد کرنا اسلام کے ارکان خمسہ میں حج ایک اہم فریضہ ہے۔ جیسا کہ حدیث میں ہے۔

عن ابن عمرؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنی الاسلام علی خمس شہادۃ اَنّ لا الٰہ الا اللہ واَنّ محمداً عبدہٗ ورسولہ واقام الصلوٰۃ وایتاء الزکوٰۃ والحج وصوم رمضان۔ (متفق علیہ)

ان میں سب سے پہلے تو یہ ہے کہ آدمی اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لائے اس کے بعد جب بالغ ہو جائے تو اس پر نماز اور روزہ فرض ہے اور جب اس کا مال نصاب زکوٰۃ کو پہنچ جائے تو اس پر زکوٰۃ فرض ہے اور جب اس کے پاس اتنا مال ہو کہ وہ سعودی عرب آنے جانے اور خوراک کا زادِ راہ رکھتا ہو اور اتنے وقت کے لیے اس کے گھر کا خرچ بھی چل سکتا ہو تو اس پر حج فرض ہے۔

اب دیکھنا یہ ہے کہ صرف پاکستان میں ہی لاکھوں لوگوں پر حج فرض ہے اور کئی لوگ حج کرتے بھی ہیں۔ لیکن ان کا حج قبول نہیں ہوتا۔ کیونکہ معاشرہ میں بظاہر اس کا کوئی فائدہ یا اثر نظر نہیں آتا۔ اس کی کئی وجوہات ہیں۔

(۱) پہلی وجہ تو یہ ہے۔ کہ ان لوگوں میں ادائیگی فرض کے جذبے اور للّٰہیت کا فقدان ہوتا ہے۔ اور حج کو محض پکنک یا سمگلنگ کا ذریعہ سمجھتے ہیں۔ اور یہ خیال کرتے ہیں کہ اس کی وجہ سے لوگ ہمیں، مالدار سمجھیں گے، جبکہ اسلام میں اعمال کا دار و مدار صرف نیّت پر ہے۔

(۲) دوسری وجہ یہ ہے کہ اگر ان کی نیت صحیح ہے تو وہ حقوق العباد کی ادائیگی سے محروم

ہیں۔ یعنی ان کے پاس توانائی استطاعت ہے کہ وہ حج کر سکتے ہیں اور کرتے ہیں۔ لیکن ان کے پڑوسی اور عزیز و اقارب بنیادی ضروریات سے بھی محروم ہیں تو ایسی صورت میں بھی حج قبول نہیں ہوتا۔ کیونکہ اسلام نے حقوق اللہ کی بجائے حقوق العباد کو زیادہ اہمیت دی ہے۔

(۳) تیسری وجہ یہ ہے کہ اگر ان کی نیت بھی صحیح ہے اور حقوق العباد بھی ادا کیے ہیں لیکن انہوں نے حج کو ان طریقوں کے مطابق ادا نہیں کیا جو نبی کریمؐ نے بتائے ہیں۔ تو ایسی صورت میں بھی حج قبول نہیں ہوتا۔ کیونکہ اسلام نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کو ہمارے لیے فرض قرار دیا ہے اور چونکہ عوام الناس کی اکثریت ان سے لاعلم ہے۔ اس لیے اس کی ضرورت محسوس کرتے ہوئے یہ مضمون لکھا گیا ہے۔

فرضیت حج

فرضیت حج کے عنوان سے کئی سوال ابھرتے ہیں۔ مثلاً حج کب فرض ہوا؟ کس مسلمان پر فرض ہے؟ اور اس کی فرضیت کا ثبوت کہاں سے ملتا ہے؟

حج ۹ھ میں فرض ہوا اور اس سال آپؐ نے حضرت ابو بکرؓ کو امیر الحجاج بنا کر بھیجا۔ اور حج ہر اس مسلمان پر فرض ہے جو عاقل بالغ اور صاحب استطاعت ہو اور راستہ بھی پُرامن ہو اور حج کی فرضیت کا ثبوت قرآن کے علاوہ مندرجہ ذیل حدیث سے بھی ملتا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے سامنے خطبہ دیا اور فرمایا۔

یاایہا الناس قد فرض علیکم الحج فحجوا فقال رجل اکل عام یارسول اللہ فسکت حتیّٰ قالہا ثلاثاً فقال الحج مرۃ من زاد فتطوع لوقلت نعم لوجبت ولما استطعتم (مسلم)	تم لوگوں پر حج فرض کیا گیا ہے۔ لہٰذا حج کرو ایک شخص نے عرض کی یا رسول اللہ کیا ہر سال؟ آپؐ خاموش رہے اس نے تین بار یہی سوال کیا آپؐ نے فرمایا حج ایک بار فرض ہے اس سے زیادہ جو کرے وہ نفل ہے اور اگر میں ہاں کہہ دیتا تو ہر سال کرنا پڑتا اور یہ تم سے نہ ہو سکتا تھا۔

فضیلت حج :-

عن ابی ھریرۃؓ قال قال	حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من حج للہ فلم یرفث ولم یفسق رجع کیوم ولدتہ امہ۔ (متفق علیہ)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ کے لیے حج کرے اور خلاف تہذیب قول و فعل نہ کرے تو جب واپس لوٹے گا تو وہ اس طرح بن جائے گا جس طرح آج ہی اس کو اس کی ماں نے جنا ہے۔

عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم العمرۃ الی العمرۃ کفارۃ بینھما والحج المبرور لیس لہ جزاء الا الجنۃ (متفق علیہ)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عمرہ سے عمرہ تک گناہوں کا کفارہ ہے اور حج مقبول کی جزا تو جنت ہی ہے۔

حج میں سستی کی سزا:۔

عن علیؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ملك زاداً و راحلۃ تبلغہ الی بیت اللہ ولم یحج فلا علیہ ان یموت یھودیاً او نصرانیاً (مشکوٰۃ)

حضرت علی رضؓ نے فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جو شخص سفر خرچ کا مالک ہو اور حج نہ کرے (تو وہ مسلمان نہیں) خواہ وہ یہودی ہو کر مرے یا نصرانی۔

سفرِ حج کی مسنون دُعائیں

گھر سے روانگی کی دُعا:۔

اللّٰھم انت الصاحب فی السفر و الخلیفۃ فی الاھل (مشکوٰۃ)

اے اللہ تو ہی سفر میں میرا ساتھی اور بعد میں گھر کی بھی خبر گیری کرنے والا ہے

الوداع کہنے کی دُعا:۔

بس سٹینڈ، اسٹیشن، ایئرپورٹ اور بندرگاہ پر دوست احباب کو الوداع کہنے کے وقت یہ دُعا پڑھے۔

استودعکم اللہ لا یضیع ودائعہٗ (مشکوٰۃ) — میں تمہیں اللہ کے سپرد کرتا ہوں۔ وہ اپنی امانت کو ضائع نہیں کرتا۔

سوار ہونے کی دعا:۔

بس، ریل گاڑی یا ہوائی جہاز پر سوار ہوتے وقت یہ دعا پڑھے۔

سبحان الذی سخرلنا ھذا وما کنا لہ مقرنین وانا الیٰ ربنا لمنقلبون۔ (مشکوٰۃ) — وہ پاک ذات ہے جس نے اس سواری کو ہمارے تابع کر دیا۔ ورنہ ہمیں اس کو قابو کر لینے کی طاقت نہ تھی اور ہم اپنے رب کی طرف لوٹنے والے ہیں۔

بحری جہاز پر سوار ہونے کی دعا:۔

بحری جہاز یا کشتی پر سوار ہوتے وقت یہ دعا پڑھے۔

بسم اللہ مجرھا ومرسٰھا ان ربی لغفور رحیم۔ — اللہ کے نام سے ہے اس کا چلنا اور ٹھہرنا بے شک میرا رب بخشنے والا ہے مہربان ہے۔

دوران سفر پڑھنے کی دعا:۔

لا الٰہ الا اللہ وحدہٗ لاشریک لہ لہ الملک ولہ الحمد یحیی ویمیت وھو علیٰ کل شیٔ قدیر (مشکوٰۃ) — اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ وہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں اسی کے لیے بادشاہی اور تمام تعریف وہی زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے اور ہر چیز پر قادر ہے۔

جہاز سے اترنے کی دعا:۔

رب انزلنی منزلا مبارکا وانت خیر المنزلین۔ — اے میرے رب مجھے اتار برکت کا اتارنا اور تو بہتر اتارنے والا ہے۔

بیت اللہ شریف دیکھنے کی دعا:

اللھمّ زد ھذا البیت تشریفاً وتعظیماً وتکریماً ومھابتاً وبراً
اے اللہ اس گھر کی شرافت عظمت بزرگی اور ہیبت زیادہ کر دے۔

اقسام حج

حج کی تین قسمیں ہیں۔ افراد۔ قران اور تمتع۔

(۱) افراد افراد وہ حج ہے۔ جس میں صرف حج کی نیت سے احرام باندھا جائے اور حج کے جملہ احکام ادا کر کے قربانی کے دن یعنی دسویں ذی الحجہ کو منٰی میں احرام کھول دیا جائے حج افراد والا حاجی احرام باندھتے وقت یہ کہے۔ لبیک حجۃ اور دل میں صرف حج کی نیت کرے۔

(۲) قران قران وہ حج ہے۔ جس میں حاجی حج اور عمرہ دونوں کا ایک ساتھ احرام باندھتا ہے اور احرام کے وقت لبیک حجۃ وعمرۃ پکارنا ہے۔ پھر یہ عمرہ کے بعد احرام نہیں کھولتا جب تک دسویں ذی الحجہ کو قربانی اور طواف زیارت سے فارغ نہ ہو جائے قارن کے لیے ضروری ہے۔ کہ احرام باندھنے کی جگہ یا اس سے پہلے ہی قربانی کا جانور ساتھ ہو۔

(۳) تمتع حاجی پہلے عمرہ کا احرام باندھ کر مکہ آئے۔ بیت اللہ کا طواف اور سعی صفا مروہ سے فارغ ہو کر بال منڈوانے یا کٹوانے کے بعد احرام کھول دے اتنا کرنے سے عمرہ پورا ہو جائے گا۔ اب احرام کی پابندیاں ختم ہو گئیں اور حاجی آٹھویں ذی الحجہ تک تمام مباح چیزوں سے فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ پھر آٹھویں ذوالحجہ کو حج کے لیے احرام باندھے اور حج کے تمام احکام پورے کرے۔ اسے تمتع کہتے ہیں اور یہ سب سے افضل ہے۔

احرام اور مواقیت حج

مواقیت خمسہ میں سے کسی مقام پر جا کر غسل کر کے دو ان سلی چادروں کے پہننے کا نام احرام ہے۔ مواقیت مقام جمع ہے اور ان سے مراد وہ مقام ہیں۔ جہاں سے احرام باندھا

جاتا ہے اور یہ کل پانچ ہیں۔

(۱) ذوالحلیفہ — یہ مقام مدینہ والوں اور اس راستے سے آنے والے تمام حجاج کے لیے ہے۔

(۲) حجفہ — یہ شام، مصر اور مغربی جانب سے آنے والے تمام حجاج کے لیے ہے۔

(۳) قرن المنازل — یہ اہل نجد اور اس راستہ سے آنے والے تمام حجاج کے لیے ہے۔

(۴) ذات العرق — یہ ایران، عراق اور مشرق و شمال سے آنے والے تمام حجاج کے لیے ہے۔

(۵) یلملم — یہ مقام اہلِ یمن، برّ صغیر اور جنوب کی طرف سے آنے والے حجاج کے لیے ہے۔

حج کا طریق کار

چونکہ حج کی اقسام میں سے حج تمتع سب سے افضل ہے۔ اس لیے میں اس کا طریق کار ذکر کرتا ہوں۔

عمرہ — جب عازمِ حج مواقیت خمسہ میں سے کسی مقام پر پہنچے تو غسل کر کے خوشبو ملے اور احرام کا لباس پہن کر عمرہ کی نیت کرے اور یہ الفاظ کہے اللّٰھمّ لبیك عمرۃ اور جو عازم ہوائی جہاز کے ذریعے سے جائے وہ سوار ہونے سے پہلے ہی احرام کے کپڑے پہن لے اور اس کے اندازے مطابق جب ہوائی جہاز کسی مقام کے قریب پہنچ جائے وہاں سے احرام کی نیت کر لے اور پھر تلبیہ پڑھے۔

لبیك اللّٰھمّ لبیك لا شریك لك لبیك۔ انّ الحمد والنعمۃ لك والملك لا شریك لك

اور مکہ مکرمہ پہنچ کر خانہ کعبہ کا طواف قدم کرے، حجر اسود کو بوسہ دے، مقام ابراہیمؑ پر دو رکعت نماز پڑھے اور زم زم کا پانی پیئے۔ اس کے بعد صفا و مروہ کی سعی کر کے احرام کا لباس اتار کر آٹھویں ذی الحجہ تک عام کپڑے پہن لے۔

حج آٹھویں ذی الحجہ کو صبح ہی عازم حج مکۃ مکرمہ میں غسل کرے خوشبو ملے اور احرام کی چادر باندھے اور دل میں حج کی نیت کرتے ہوئے زبان سے لبیک حجۃ کہے۔ اور بلند آواز سے تلبیہ پڑھتے ہوئے منیٰ کو روانہ ہو جائے۔ وہیں رات گزارے اور پانچوں نمازیں اپنے وقت پر پڑھے اور ظہر، عصر اور عشاء میں قصر کرے۔

یوم عرفہ نویں ذی الحجہ کو علی الصبح بلند آواز سے تلبیہ پڑھتے ہوئے عرفات کی طرف روانہ ہو جائے اور یہاں امام الحج سے خطبہ سنے اور یہیں ظہر اور عصر کی نماز ادا کرے غروب آفتاب کے بعد مغرب کی نماز ادا کیے بغیر عرفات سے مزدلفہ کی طرف روانہ ہو جائے اور مزدلفہ میں مغرب اور عشا کی نماز ملا کر پڑھے اور رات مزدلفہ ہی میں گزارے۔

یوم النحر دسویں ذی الحجہ کو نماز فجر مزدلفہ میں ادا کرنے کے بعد طلوع آفتاب سے پہلے ہی منیٰ کی طرف چل پڑے اور طلوع آفتاب کے بعد جمرہ کبری (بڑا شیطان) کو کنکریاں مارے اور ہر کنکری کے ساتھ اللہ اکبر کہے۔ اس کے بعد قربانی ذبح کرے اور سر کے بال منڈوا کر احرام کھول دے۔ پھر مکہ مکرمہ جا کر طواف اضافہ کرے۔ مقام ابراہیم پر دو رکعت نماز پڑھے اور زم زم کا پانی وغیرہ پیے۔

فضائل قربانی

عن زید بن ارقم قال قال اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ماھذا الاضحی قال سنۃ ابیکم ابراھیم قالوا مالنا فیھا یارسول اللہ قال بکل شعرۃ حسنۃ قالوا فالصوف قال بکل شعرۃ من الصوف حسنۃ۔
(مشکوٰۃ)

حضرت زید بن ارقم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں صحابہ کرام نے عرض کیا کہ قربانی کی کیا وجہ ہے۔ فرمایا تمہارے روحانی باپ ابراہیم خلیل اللہ کا طریقہ ہے۔ صحابہ نے عرض کیا کہ ہمیں کیا ملے گا۔ فرمایا ہر بال کے بدلے میں نیکی ملے گی۔ عرض کیا پس اون فرمایا کہ اون کے ہر بال کے بدلے میں نیکی ملے گی۔

عن حسین ابن علی قال قال

حضرت حسین بن علی سے روایت ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ضحی طیبۃ نفسہ محتسباً لا ضحیۃ کانت لہ حجاباً من النار۔

کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص قربانی اپنی پسند کے مطابق رضائے خداوندی کی خاطر کرتا ہے تو وہ قربانی قیامت کے دن جہنم کی آگ سے پردہ بن جائے گی

ایام التشریق گیارویں ذی الحجۃ کو زوال کے بعد پہلے جمرہ صغریٰ کو سات کنکریاں مارے پھر جمرہ وسطیٰ اور کبریٰ کو مارے۔ اسی طرح بارہویں اور تیرھویں ذی الحجہ کو کرے اور پھر وطن واپس آتے وقت خانہ کعبہ کا طواف الوداع کرے۔

ضروری اطلاع

● بہت سے احباب کی مدت خریداری اس شمارے کے بعد ختم ہو جائے گی۔ بطورِ اطلاع ان کے نام آنے والے پرچے پر "آپ کا چندہ ختم ہے" کی مہر لگا دی گئی ہے۔ اپنا پرچہ چیک کرلیں اور نوٹ فرمالیں کہ اس اطلاع کے بعد پندرہ دن کے اندر اندر، آیندہ خریداری جاری رکھنے کی صورت میں سالانہ زرِ تعاون بذریعہ منی آرڈر روانہ فرمادیں یا اگلے ماہ (کا شمارہ) بذریعہ وی پی پی وصول کرنے کے لئے تیار رہیں ـــــــ اور اگر خدانخواستہ آئندہ خریداری جاری نہ رکھنے کی صورت میں دفتر کو اطلاع دیں کہ وی پی پی روانہ نہ کیا جائے۔

یاد رکھئے! وی۔پی۔پی واپس کرنا اخلاقی جرم ہے

● بعض اوقات تازہ پرچہ محفوظ رکھنے کی خاطر وی پی پیکٹ میں پرانا پرچہ ارسال کر دیا جاتا ہے۔ اور وی پی پی وصول ہونے کے فوراً بعد تازہ پرچہ عام ڈاک سے روانہ کردیا جاتا ہے۔ لہٰذا اسے کسی بددیانتی پر محمول نہ کیا جائے۔ والسلام!

(منیجر)